شعبہ نشر واشاعت

مرکزی کمیٹی پشتونخوا ملّی عوامی پارٹی

132

(۳) پارٹی کے مالیاتی معاملات۔

پارٹی کے اخراجات، پاٹی مطبوعات ونشرواشاعت کی فروخت اور پارٹی اراکین و دیگر وطن دوست اور جمہوریت پسند افراد کے چندہ سے پورے کئے جاتے ہیں۔

باب پنجم

(۱) انتخابی کمیشن

i۔ قومی جرگہ پارٹی انتخابات کیلئے ایک انتخابی کمیشن منتخب کرتا ہے جو مرکزی اور صوبائی پارٹی انتخابات کی نگرانی کرتا ہے۔اس کمیشن کے پانچ اراکین ہوں گے۔

انتخابی کمیشن پارٹی قومی کانگرس سے انتخابات کے طریقہ کار کی منظوری لے کر اس کے مطابق قومی جرگہ مرکزی کمیٹی اور مرکزی ایگزیکٹو کونسل کا انتخاب کرواتا ہے۔اور اسی طرح صوبائی کانفرنس سے انتخابات کے طریقہ کار کی منظوری لے کر صوبائی جرگہ صوبائی کمیٹی اور صوبائی ایگزیکٹو کونسل کا انتخابات کراتا ہے۔صوبائی جرگہ ضلعی اور دیگر ضلعی اداروں کیلئے انتخابی کمیشن کا تقرر کرتا ہے جو مندرجہ بالا طریقہ کار کے مطابق ذیلی اداروں کے انتخابات کرتا ہے۔قومی الیکشن کمیشن اور صوبائی الیکشن کمیشن کے فیصلوں کیخلاف اپیل مرکزی کمیٹی کو ہوگی ۔اور ضلع اور ذیلی اداروں کے انتخابی کمیشن کے فیصلوں کے خلاف اپیل صوبائی کمیٹی کو ہوگی۔

(۲) سماجی تنظیمیں

i۔ پارٹی مزدوروں، کسانوں و دیگر محنت کشوں، جمہوری دانشوروں اور طالبعلموں جمہوری خواتین، جمہوری تاجروں اور اس قسم کے دیگر وطن دوست جمہوری قوتوں کی سماجی تنظیمیں تشکیل دے گی۔

ii۔ ایسی تنظیموں میں شامل پارٹی اراکین بطور ایک گروپ کے کام کرتے ہوئے اپنی پارٹی پالیسی پر موثر عملدرآمد کروانے کی کوشش کریں گے۔

iii۔ ایسے گروپ مقامی پارٹی کے نظم وضبط کے دائرے میں ہوں گے۔

بھی صرف ایک اپیل فوری بالاتر پارٹی تنظیم کی کمیٹی کو کی جاسکے گی۔

د۔ چیئر مین کی کئی گئی تادیبی کاروائی کی مرکزی کمیٹی میں توثیق یا عدم توثیق کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جاسکے گی۔

ر۔ اپیل تادیبی کاروائی یا توثیق کے دو ماہ کے اندر کی جاسکتی ہے۔ ابتدائی پارٹی تنظیم کا عمومی اجلاس یا کوئی کمیٹی توثیق کیلئے کاروائی پر فیصلہ عمومی اجلاس میں حاضرارا کین کی اکثریتی رائے سے کرتی ہے۔

ز۔ ہر کمیٹی اپیل پر فیصلہ اپنے عمومی اجلاس میں حاضرارا کین کی اکثریتی رائے سے کرتی ہے

vi۔ سیاسی تعلیم وتربیت کے ابتدائی مرحلے سے گزرنے والا رکن جب بغیر معقول وجہ کے مسلسل چھ بار اور دیگر ارا کین جب مسلسل تین بار پارٹی میٹنگوں میں شامل نہ ہوں تو ابتدائی پارٹی تنظیم یا متعلقہ پارٹی کمیٹی کو چاہیئے کہ اس کے اس عمل کو اپنے عمومی اجلاس میں زیر بحث لا کر اس کے بارے میں پارٹی سے اخراج سمیت کوئی بھی فیصلہ کرے۔

vii۔الف جب کوئی پارٹی رکن کسی وجہ کی بنا پر پارٹی رکنیت سے استعفیٰ پیش کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنا استعفیٰ متعلقہ ابتدائی پارٹی تنظیم کو لکھ کر پیش کرے اور اپنا پارٹی کا کارڈ ابتدائی پارٹی تنظیم کے پارٹی سیکرٹری کے حوالے کرے۔

اگر پارٹی کے کسی ایسے رکن نے پارٹی کے آئین اور ڈسپلن کی خلاف ورزی کی ہو یا تادیبی کاروائی کے قابل کوئی عمل کیا ہو تو اس حالت میں پارٹی تنظیم اس کا استعفیٰ نامنظور کر کے پارٹی سے اخراج کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

پارٹی رکن کے پارٹی سے استعفیٰ کے بارے میں ابتدائی پارٹی تنظیم کے عمومی اجلاس کے فیصلہ کی توثیق، علاقائی، ضلعی اور آخر کار صوبائی پارٹی کمیٹی یا پارٹی کا وہ ادارہ کرے گا جو مرکزی کمیٹی نے اس بارے میں تشکیل دیا ہے۔

اکثریتی رائے سے کی جاتی ہے۔

مگر تنزلی اور پارٹی سے اخراج کا فیصلہ متعلقہ جرگہ یا کمیٹی کے حاضر اراکین کی دوتہائی اکثریت سے کی جاتی ہے۔

ب۔ ابتدائی پارٹی تنظیم اپنے اراکین کے خلاف کوئی بھی تادیبی کاروائی اپنے عمومی اجلاس میں حاضر اراکین کی اکثریتی رائے سے کرتی ہے۔مگر تنزلی اور پارٹی سے اخراج کا فیصلہ ابتدائی پارٹی تنظیم کے عمومی اجلاس کے حاضر اراکین کی دوتہائی اکثریت سے کی جاتی ہے۔ بعد میں اس کیلئے فوری بالاتر علاقائی کمیٹی کی توثیق ضروری ہے۔

iv۔ پارٹی چیئرمین، صوبائی صدر اور دیگر ہر سطح کا پارٹی سیکرٹری اشد ضرورت کے وقت متعلقہ سطح کے تنظیم کے جرگہ یا کمیٹی کے اراکین وعہدیداران، اپنے ماتحت تنظیموں اور ان کی کمیٹیوں کے اراکین وعہدیداران اور متعلقہ سطح کے تنظیم کے اراکین کے خلاف تادیبی کاروائی کرسکے گا۔جس کی توثیق پارٹی چیئرمین کو اگلے اجلاسوں میں مرکزی کمیٹی، صوبائی صدر کو صوبائی پارٹی کمیٹی اور کسی بھی پارٹی سیکرٹری کو متعلقہ پارٹی کمیٹی سے لینا ہوگا۔

اگر کسی ابتدائی پارٹی تنظیم کی پارٹی کمیٹی نہ ہو تو متعلقہ پارٹی سیکرٹری کو متعلقہ تنظیم کے عمومی اجلاس سے منظوری لینا ہوگا۔

v. الف۔ کسی پارٹی تنظیم کی کمیٹی کے کئے گئے تادیبی کاروائی کے خلاف پہلی اپیل بالاتر پارٹی تنظیم کی کمیٹی اور اس اپیل میں فیصلہ کے خلاف دوسری اپیل فوری بالاتر پارٹی تنظیم کی کمیٹی سے کی جائے گی اس دوسری اپیل پر فیصلہ کے خلاف مزید کوئی اپیل نہیں ہوسکے گی۔

ب۔ مرکزی کمیٹی کے کئے گئے تادیبی کاروائی کی اپیل میں فیصلہ کیخلاف کوئی اپیل نہیں ہوسکے گی۔

ج۔ کسی سیکرٹری یا صدر کے کئے گئے توثیق شدہ تادیبی کاروائی کیخلاف صرف ایک اپیل فوری بالاتر پارتی تنظیم کی کمیٹی کو کی جاسکے گی۔اسی طرح اس تادیبی کاروائی کی عدم توثیق کے خلاف

باب چہارم

تادیبی کاروائی

i۔ پارٹی منشور پروگرام و آئین اور پارٹی تنظیم اور رہنما اداروں کے فیصلوں کی پابندی نہ کرنے، بے نظمی اور پارٹی وظائف و ذمہ داریوں کے پورا نہ کرنے کے سبب ابتدائی پارٹی تنظیموں، پارٹی کمیٹیوں اور رہنما عہدیداروں کی طرف سے پارٹی ارکان کے خلاف مندرجہ ذیل تادیبی کاروائی کی جاسکتی ہے۔

الف۔ تنبیہ ب۔ سخت تنبیہ ج۔تنزلی یعنی پارٹی عہدہ سے برطرفی، جرگہ یا کمیٹی کی رکنیت سے اخراج یا سیاسی تعلیم وتربیت کے ابتدائی مرحلہ کیطرف تنزلی۔ د۔ اخراج

ii۔ قومی جرگہ، مرکزی کمیٹی کے اراکین اپنے اراکین وعہدیداوں کے خلاف تادیبی کاروائی کرنے کی مجاز ہے۔

ب۔ مرکزی کمیٹی اپنے اراکین قومی جرگے کے اراکین ماتحت تنظیموں انکے اراکین و عہدیداران اور پارٹی کے کسی بھی رکن کیخلاف تادیبی کاروائی کرسکتی ہے۔

ج۔ صوبائی جرگہ اور صوبائی، ضلعی اور علاقائی پارٹی کمیٹیاں اپنے اراکین وعہدیداران اور اپنے ماتحت تنظیموں کی پارٹی کمیٹیوں کے اراکین وعہدیداروں اور اپنے متعلقہ پارٹی تنظیم کے کسی بھی پارٹی رکن کے خلاف تادیبی کاروائی کرسکتے ہیں۔

د۔ ابتدائی پارٹی تنظیم اپنے اراکین اور اپنی کمیٹی کے اراکین و دعہدیداران کے خلاف تادیبی کاروائی کرسکتی ہے۔

iii۔ الف۔ قومی جرگہ، مرکزی کمیٹی، صوبائی جرگہ، صوبائی، ضلعی اور علاقائی پارٹی کمیٹیوں کے اراکین وعہدیدران کیخلاف کوئی تادیبی کاروائی متعلقہ جرگہ یا کمیٹی حاضر ممبران کے

اراکین کی شمولیت اورصوبائی جرگے میں نئے اراکین کی شمولیت حاضراراکین کی اکثریت رائے سے خودکرسکتی ہے۔ جوتوثیق کیلئے صوبائی جرگہ کے آئندہ مکمل اجلاس میں پیش کی جائے گی۔

vi۔ ضلعی کمیٹی یاعلاقہ وقتاًفوقتاًاپنی تعداداس میں ماتحت تنظیموں کی نمائندگی کاتعین اوراس کمیٹی میں نئے اراکین کی شمولیت حاضراراکین کی اکثریت رائے سے خودکرسکتی ہے۔

vii۔ صوبائی، ضلعی اورعلاقائی پارٹی کمیٹیاں اپنے اپنے اراکین کوکل اراکین کے دوتہائی اکثریت سے اپنی رکنیت سے علیحدہ کرسکتے ہیں۔

vi۔ الف ۔ابتدائی پارٹی تنظیم کا رہنما ادارہ پارٹی اراکین کا عام اجلاس ہے۔

ب۔ جب کسی ابتدائی پارٹی تنظیم کے پچیس ۲۵ سے کم اراکین ہوں تو ابتدائی پارٹی تنظیم کے عام اراکین کا اجلاس پارٹی کے جاری کام منظم کرنے کیلئے اپنے میں سے متعلقہ تنظیم کا ایک پارٹی سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری اور ان کی تعداد ۲۵ سے زیادہ ہو تو ایک سیکرٹری اور ایک ڈپٹی سیکرٹری سمیت ایک ابتدائی پارٹی کمیٹی کا انتخاب کرتا ہے اجلاس اس کمیٹی کے اراکین کی تعداد کا تعین بھی خود کرتا ہے

ج۔ ابتدائی پارٹی تنظیم کا سال میں ایک بار انتخاب ہوتا ہے۔

د۔ ابتدائی پارٹی تنظیم کا ایک ماہ میں کم از کم ایک بار عام اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔

ر۔ ابتدائی پارٹی تنظیم کے اپنے علاقہ یا ادارہ میں اختیارات و فرائض وہی ہیں جو علاقائی تنظیموں کے ہیں ۔البتہ ابتدائی پارٹی تنظیم کو ممبر سازی کا حق بھی حاصل ہے۔

(٦) i۔ صوبائی جرگہ ،صوبائی ،ضلعی اور دیگر علاقائی پارٹی کمیٹیاں پارٹی کے کام کو بڑھانے اور پارٹی کے اعلیٰ رہنما اداروں کے فیصلوں کو اپنے حلقہ اختیار میں عملی جامہ پہنانے کی ذمہ دار ہونگی۔

ii۔ ہر سطح کے پارٹی عہدیدار اپنے حلقہ اختیار میں پارٹی کے اعلیٰ رہنما اداروں کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی اشکال وراہ عمل کا تعین کرتے ہیں اور اس پر عملدرآمد کو کنٹرول کرتے ہیں پارٹی کے جاری کاموں کو منظم کرتے ہس اور ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔

iii۔ جس صوبہ ،ضلع یا علاقہ میں ابتدای پارٹی تنظیم یا کوئی ماتحت تنظیم نہ ہو تو متعلقہ پارٹی کمیٹی ممبر سازی کی ذمہ دار ہوگی۔

iv۔ صوبائی ،ضلعی اور ہر سطح کی علاقہ کمیٹی تین ماہ میں کم از کم ایک بار اپنے بارے میں نزدیک ترین بالائی سطح کے رہنما اداروں کو جملہ سیاسی ،اقتصادی یا جماعتی حالات کی رپورٹ پیش کرے گی۔

v۔ صوبائی کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنی تعداد ،اس میں ضلعی نمائندگی کا تعین اور اس کمیٹی میں نئے

جیسا کہ کمیٹی چاہے۔

v۔ ہر سطح کے علاقہ پارٹی کمٹی کا مہینہ میں کم از کم ایک اجلاس ہوگا۔

اس کے علاوہ کمیٹی کے ایک چوتھائی اراکین کی تحریری درخواست پر ایک ہفتہ کے اندر خصوصی اجلاس بلایا جائے گا۔جس کا کورم کمیٹی کے ایک چوتھائی اراکین پر مشتمل ہوگا۔

(۵) ابتدائی پارٹی تنظیم

i۔ عام طور پر ہر اس گاؤں محلے، کارخانے، کان و دیگر صنعتی ادارے یا دیگر ادارے اور دیگر جگہوں میں جہاں پارٹی اراکین کی تعداد کم از کم دس ہو، پارٹی کی شاخیں قائم کی جائیں گی۔جن کو ابتدائی پارٹی تنظیم کہا جائے گا۔

ii۔ جس گاؤں کارخانے ادارے یا ایسی دیگر جگہوں پر جہاں پارٹی اراکین کم ہوں انکو اختیار ہوگا کہ اکثریت رائے سے کسی محلقہ گاؤں، کارخانے ادارے یا دیگر جگہوں کے ابتدائی پارتی تنظیم میں شمولیت اختیار کریں۔

iii۔ کسی بھی ابتدائی پارٹی تنظیم کے قیام کیلئے متعلقہ بالائی علاقہ کمیٹی یا اگر ضروری ہو تو ضلعی، صوبائی حتیٰ کہ مرکزی کمیٹی کی منظوری ضروری ہوگی۔

iv۔ ابتدائی پارٹی تنظیمیں، پارٹی کی بنیاد ہیں جو کہ کام کی جگہ یا رہائش کی جگہ کے مطابق قائم کئے جاتے ہیں۔

v۔ کسی بھی کارخانے یا ادارے وغیرہ میں صرف ایک ابتدائی پارٹی تنظیم بنائی جا سکتی ہے جس میں متعلقہ ادارہ وغیرہ میں کام کرنے والے تمام پارٹی اراکین شامل ہوں گے۔اس ابتدائی پارٹی تنظیم میں جو کہ رہائش کی جگہ کے مطابق قائم کئے گئے ہیں۔پارٹی کے وہ تمام اراکین شامل ہوں گے جو کہ متعلقہ گاؤں، محلہ یا کوچہ میں رہتے ہیں اور کسی کارخانے یا ادارے کی ابتدائی پارٹی تنظیم میں شامل نہیں ہیں۔

140

ہےاس طرح ضلع ایگزیکٹوکونسل کاانتخاب بھی کرتا ہے۔

iv۔ ضلع پارٹی کمیٹی کا ایک ماہ کے اندر کم از کم ایک اجلاس ہوگا۔اِس کے علاوہ **1/4** اراکین کی تحریری درخواست پر سات یوم کے اندر خصوصی اجلاس بلایا جائے گا کمیٹی کے عمومی خصوصی اجلاس کا کورم **1/4** اراکین کا ہوگا۔

v۔ ضلع پارٹی کمیٹی کی ضلع ایگزیکٹوکونسل ہوگا۔جس کے مندرجہ ذیل عہدیدار ہیں۔

الف۔ ضلع پارٹی سیکرٹری (ایک) ب۔ضلع ڈپٹی پارٹی سیکرٹری دو یا دو سے زیادہ جیسا کہ ضلع پارٹی چاہیئے۔

(۴) علاقہ پارٹی تنظیم

i۔ پارٹی کی ہر سطح کا علاقہ پارٹی کانفرنس یا عام اراکین کا اجلاس ۲ سال میں منعقد کیا جاتا ہے۔متعلقہ سطح کا علاقہ پارٹی کمیٹی یہ اجلاس بلاتی ہے۔خصوصی حالات میں متذکرہ کمیٹی اس کو وقت مقررہ سے پہلے منعقد یا بعد تک ملتوی کرسکتا ہے۔ ہر صورت میں نزدیک ترین بالائی رہنما ادارے کی توثیق ضروری ہے۔

ii۔ متعلقہ پارٹی کمیٹی کانفرنس میں نمائندوں کے تعداد ان کے طریقہ انتخاب اور کانفرنس میں ماتحت تنظیموں کی نمائندگی کا تعین کرتی ہے۔جس کی نزدیک ترین بالائی رہنما ادارے سے توثیق ضروری ہے۔

iii۔ ہر سطح کا علاقہ پارٹی کانفرنس یا عام اراکین کا اجلاس متعلقہ نئی پارٹی کمیٹی کے اراکین کی تعداد کا تعین اور ان کا انتخاب کرتی ہے۔اس طرح وہ متعلقہ نئے ایگزیکٹوکونسل کے عہدیداروں کا انتخاب کرتی ہے۔

iv۔ ہر سطح کے علاقہ پارتی کے ایگزیکٹوکونسل کے مندرجہ ذیل ارکان ہوں گے۔

الف۔ پارٹی سیکرٹری (ایک) ب۔ دپٹی پارٹی سیکرٹری ۔ایک یا ایک سے زیادہ

vi۔ صوبائی جرگہ کیلئے عمومی وخصوصی اجلاس کا کورم اوارا کین کا ایک چوتھائی ہوگا۔

vii۔ صوبائی کمیٹی کیلئے کورم 1/4 ممبروں کا ہوگا۔

viii۔ صوبائی جرگہ اپنے اراکین کو حاضر اراکین کے سادہ اکثریت سے اپنی رکنیت سے علیحدہ کرسکتی ہے۔

البتہ عہدیداروں اور صوبائی پارٹی کمیٹی کے اراکین کے علیحدگی کیلئے عمومی یا خصوصی اجلاس کا کورم کل اراکین کا دوتہائی حصہ ہوگا۔

خصوصی اجلاس کم از کم ایک تہائی اراکین کی تحریری درخواست پر ایک ماہ کے اندر اندر ایک ہفتہ کے نوٹس پر بلایا جائے گا۔ایسی تحریک صوبائی جرگہ کے حاضر اراکین سادہ اکثریت سے پاس کرسکیں گے۔

صوبائی صدر اور صوبائی اول سیکرٹری کے وہی فرائض واختیارات ہوں گے جو مرکز میں چیئر مین اور جنرل سیکرٹری کو حاصل ہیں۔

(۳) ضلع پارٹی تنظیم

i۔ ضلع پارٹی کانفرنس یا عام اراکین کا اجلاس دوسال میں ایک مرتبہ منعقد کیا جاتا ہے۔ضلع پارٹی کمیٹی یہ کانفرنس یا اجلاس بلاتی ہے۔خصوصی حالات میں متذکرہ کمیٹی اس کو وقت مقررہ سے پہلے منعقد یا بعد تک ملتوی کرسکتا ہے ۔ ہر صورت میں نزدیک ترین بالائی رہنما ادارے کی توثیق ضروری ہے۔

ii۔ ضلع پارتی کمیٹی کانفرنس میں نمائندوں کی تعداد ان کے طریقہ انتخاب اور کانفرنس میں ماتحت تنظیموں کی نمائندگی کا تعین کرتی ہے۔جس کے نزدیک ترین بالائی رہنما ادارے سے توثیق ضروری ہے۔

iii۔ ضلع پارٹی کانفرنس نئے ضلع پارٹی کمیٹی کے اراکین کی تعداد کا تعین اوران کا انتخاب کرتا

142

جوابدہ ہے۔

(۲) صوبائی پارٹی تنظیم۔

i۔ صوبائی پارٹی کانفرنس یا عام اراکین کا اجلاس تین سال میں ایک بار بلایا جاتا ہے۔ صوبائی جرگہ (صوبائی کونسل) یہ کانفرنس یا اجلاس بلاتا ہے۔اور خصوصی حالات میں مقررہ سے پہلے منعقد یا بعد تک ملتوی کرسکتا ہے۔ ہرصورت میں مرکزی کمیٹی کی توثیق ضروری ہے۔

ii۔ صوبائی جرگہ، صوبائی کانفرنس میں نمائندوں کی تعداد اور ان کے طریقہ انتخاب اور کانفرنس میں ماتحت تنظیموں کی نمائندگی کا تعین کرتا ہے۔ جس کیلئے مرکزی کمیٹی کی توثیق ضروری ہے۔

iii۔ صوبائی کانفرنس نئے صوبائی جرگہ کے اراکین کی تعداد کا تعین اوران کا انتخاب کرتا ہے۔

iv۔ صوبائی جرگہ کے صوبائی ایگزیکٹوکونسل کے مندرجہ ذیل عہدیدار ہوں گے۔ جن کو صوبائی جرگہ منتخب کرے گی۔

الف۔صدر (ایک) ب۔نائب صدر (دو)

ج۔صوبائی اول سیکرٹری (ایک)(**First Secretary**)

د۔ صوبائی ڈپٹی سیکرٹری (دو یا دو سے زیادہ جیسا کہ صوبائی جرگہ چاہئے)

ر۔ صوبائی جرگہ۔صوبائی پارٹی کمیٹی کے اراکین کی تعداد کا تعین اوران کا انتخاب کرتی ہے ۔جس میں صوبائی ایگزیکٹوکونسل کے ممبران بلحاظ عہدہ شامل ہیں۔

v۔ صوبائی جرگہ کے سال میں کم از کم دو اور صوبائی پارٹی کمیٹی کے سال میں کم از کم چار عمومی اجلاس ہوں گے اس کے علاوہ صوبائی جرگہ یا صوبائی کمیٹی کے اراکین کے ایک چوتھائی حصہ کی تحریری درخواست پر صوبائی جرگہ کا پندرہ یوم اور صوبائی کمیٹی کا سات یوم کے اندر خصوصی اجلاس بلایا جائے گا۔

انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کرے تو پارلیمانی بورڈ اس کی بھی نگرانی کرے گا۔

ص۔ پارٹی ٹکٹ کیلئے امیدواروں سے بورڈ پارٹی کے منشور پروگرام و آئین اور اس کے فیصلوں کی پابندی کا حلف نامہ لے گا اور اگر کوئی منتخب رکن پارٹی، منشور پروگرام و آئین و فیصلوں کی خلاف ورزی کرے گا تو اس سے پارٹی رکنیت اور اسمبلی میں پارٹی کی نمائندگی کے حق سے محروم کر دیا جائے گا۔

ض۔ پارلیمانی بورڈ اپنے فیصلوں کا اعلان انتخابات کیلئے کاغذات نامزدگی کے داخل کرنے کے کم از کم تین دن پہلے کرے گا۔ خصوصی حالات میں پارلیمانی بورڈ مقررہ مدت میں تبدیلی کر سکتا ہے۔

ط۔ بورڈ کے اجلاس کیلئے نوٹس کم از کم پندرہ دن پہلے جگہ تاریخ وقت زیر بحث کام کے ساتھ دینا ضروری ہوگا۔ مگر خصوصی اجلاس کیلئے تین دن کا نوٹس دیا جا سکتا ہے۔

ظ۔ پارلیمانی بورڈ، پارٹی جرگوں یا کمیٹیوں کے سفارش پر غور کرنے کے علاوہ دعوام سے بھی رائے لیکر امیدواروں کی نامزدگی کرے گا۔

ع۔ ضمنی انتخابات کیلئے بھی مندرجہ بالا ضابطہ عمل میں لایا جائے گا۔

غ۔ جو امیدوار پارلیمانی بورڈ منتخب کرے تمام پارٹی پر اس کی حمایت لازمی ہے۔

viii۔ پارلیمانی پارٹی

الف۔ کسی بھی اسمبلی یا سینٹ کے وہ ارکان جو پارٹی ٹکٹ پر انتخابات میں کامیاب ہوئے ہیں یا اگر کسی اسمبلی کا کوئی رکن یا سینٹ کا رکن بعد میں پارٹی میں شامل ہوا ہو تو متذکرہ اسمبلی یا سینٹ کے اندر پارلیمانی پارٹی بنائیں گے اور اپنا قائد اور دیگر عہدیدار خود منتخب کریں گے۔ مگر پارلیمانی پارٹی کے قائد کے انتخاب کی توثیق مرکزی کمیٹی سے حاصل کرنا ضروری ہے۔

ب۔ پارلیمانی پارٹی اپنے تمام سرگرمیوں کیلئے مرکزی کمیٹی اور پارلیمانی بورڈ کے سامنے

144

ج۔ چیئرمین اور جنرل سیکرٹری کی ہدایت کے مطابق پارٹی کی آمدن واخراجات کا حساب رکھتا ہے۔فنڈ کے فراہمی کے مختلف تجاویز پیش کرتا ہےاوران پر عملدرآمد کرتا ہے۔

vi۔ سیکرٹری نشرواشاعت۔

سیکرٹری نشرواشاعت پارٹی کے ترجمان کی حیثیت سے پارٹی کے اغراض ومقاصد پارٹی کے قومی جرگہ،مرکزی کمیٹی اورقومی ایگزیکٹوکونسل کے فیصلوں،قراردادوں اور بیانات کی تشہیر اور نشرواشاعت کا ذمہ دار ہوگا۔

vii۔ مرکزی پارلیمانی بورڈ اوراس کے اختیارات۔ا۔

الف۔ پارٹی کا ایک پارلیمانی بورڈ ہوگا جس کے ارکان کی تعداد سات ہوگی۔

ب۔ مرکزی کمیٹی اپنے انتخاب کے تین ماہ کے اندر پارلیمانی بورڈ کا انتخاب کرتی ہے۔

ج۔ چیئرمین،سینئرڈپٹی چیئرمین اور جنرل سیکرٹری بلحاظ عہدہ مرکزی پارلیمانی بورڈ کے ممبر ہونگے۔

د۔ بورڈ کا کورم چارممبروں پر مشتمل ہوگا۔

ر۔ بورڈ،مرکزی،صوبائی یادستورسازاسمبلی اورسینیٹ کیلئے پارٹی کے امیدواروں کونامزد کرتا ہے۔

ز۔ بورڈ کے فیصلوں کے خلاف اپیل مرکزی ایگزیکٹوکونسل کو کی جاسکتی ہے۔

س۔ اگر پارلیمانی بورڈ کا رکن کسی اسمبلی یا سینیٹ کے کسی نشست کیلئے امیدوار ہوتو اس کوٹکٹ دینے کا فیصلہ مرکزی ایگزیکٹوکونسل کرے گی۔اگر امیدوارا ایگزیکٹوکونسل کا رکن بھی ہوتو مرکزی ایگزیکٹوکونسل کی اس نشست میں نہیں بیٹھ سکتا۔جس میں اس کی درخواست نامزدگی پر غور ہورہا ہے۔

ش۔ بورڈ پارلیمانی امور کی نگرانی کرے گا اور اگر پارٹی لوکل باڈیز یا دیگر اداروں کیلئے

ش۔ ملک بھر میں پارٹی کو صحیح خطوط پر چلانے کیلئے منصوبہ مرتب کر کے اس کو مرکزی کمیٹی میں برائے منظوری پیش کرتا ہے۔

ص۔ جتنا چندہ جمع ہو جائے۔ وہ سیکرٹری فنانس (مالیاتی سیکرٹری) کی تحویل میں دے گا۔

ض۔ پارٹی کے کام کیلئے پارٹی فنڈ کے آمدن واخراجات کا حساب کتاب مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کرے گا۔

ط۔ ہنگامی حالت میں جنرل سیکرٹری کو حسب ضرورت اخراجات کرنے کا اختیار ہو گا۔ جو سالانہ بجٹ میں شامل نہ ہوں۔ یا جسکی منظوری مرکزی کمیٹی نے نہ دی ہو۔ ایسے اخراجات کی بعد میں منظوری ضروری ہوگی۔

iv۔ پارٹی سیکرٹری

الف جنرل سیکرٹری کی غیر موجودگی میں سینئر پارٹی سیکرٹری اور اس کی بھی غیر موجودگی میں دوئم پارٹی سیکرٹری، پارٹی کا قائم مقام جنرل سیکرٹری ہو گا اور اس کے وہ تمام اختیارات وفرائض ہوں گے جو جنرل سیکرٹری کے ہوتے ہیں۔

ب۔ پارٹی سیکرٹری تمام کاموں میں جنرل سیکرٹری کی مدد کرتا ہے۔

ج۔ پارٹی سیکرٹری وہ تمام امور انجام دے گا جو اس کو مرکزی کمیٹی، قومی ایگزیکٹو کونسل، چیئر مین یا جنرل سیکرٹری تفویض کرے۔

v۔ سیکرٹری فنانس (سیکرٹری مالیات)

الف۔ سیکرٹری فنانس، مرکزی کمیتی کی زیر ہدایت پارٹی کا چندہ بینک یا کسی دوسری جگہ رکھتا ہے نیز چیئر مین یا جنرل سیکرٹری کی ہدایت پر مرکزی کمیٹی کے بجٹ کیمطابق اخراجات کرتا ہے۔

ب۔ اگر بینک میں چندہ جمع ہو تو اپنے اور چیئر مین یا جنرل سیکرٹری کے دستخطوں سے رقم نکلواتا ہے۔

146

ii۔ پارٹی ڈپٹی چیئرمین۔

الف۔ چیئرمین کی غیر موجودگی میں سینئر ڈپٹی چیئرمین اور اس کے بھی غیر موجودگی میں ڈپٹی چیئرمین قائم مقام چیئرمین کے فرائض سرانجام دے گا۔ اور اگر ڈپٹی چیئرمین بھی موجود نہ ہو تو مرکزی ایگزیکٹو کونسل قائم مقام چیئرمین کا تقرر کرے گی۔ جس کی توثیق مرکزی کمیتی کے آئندہ اجلاس میں ضروری ہوگی۔ قائم مقام چیئرمین کے وہی اختیارات وفرائض ہوں گے جو چیئرمین کے ہوتے ہیں۔

ب۔ ڈپٹی چیئرمین ایسے تمام اختیارات وفرائض سرانجام دے گا۔ جو قومی جرگہ مرکزی کمیٹی، قومی ایگزیکٹو کونسل یا چیئرمین اسے تفویض کرے گا۔

iii۔ جنرل سیکرٹری:

الف۔ جنرل سیکرٹری پارٹی کا انتظامی سربراہ ہوگا۔

ب۔ مرکزی دفتر کے کام کی نگرانی، دفتر کا تمام ریکارڈ، مثلہ جات کاغذات کی باقاعدہ ترتیب و تحویل اور تمام دفتری امور کا ذمہ دار ہوگا۔

ج۔ قومی جرگہ، مرکزی کمیٹی اور قومی ایگزیکٹو کونسل کے مکمل اجلاس کی روئیداد تحریر کرے گا۔ اور آئندہ اجلاس میں منظوری کیلئے لازماً پیش کرے گا۔

د۔ سالانہ رپورٹ تیار کرے گا۔

ر۔ قومی اور بین الاقوامی سیاسی صورت حال پر تفصیلی رپورٹ تیار کرے گا۔

س۔ چیئرمین کے زیر ہدایت قومی جرگہ، مرکزی کمیٹی اور قومی ایگزیکٹو کونسل کے عمومی اجلاس طلب کرتا ہے۔ نیز خصوصی مکمل اجلاسوں کیلئے آئین میں مقرر شرائط کے پورا ہونے پر جنرل سیکرٹری چیئرمین کی منظوری کے بغیر بھی متعلقہ ادارے کا خصوصی مکمل اجلاس طلب کر سکتا ہے۔

v۔ پارٹی کا عہدیدار اگر کسی بھی سرکاری عہدے پر فائز ہو جائے تو وہ خود بخود پارٹی کے عہدے سے سبکدوش سمجھا جائے گا۔

vi۔ کوئی عہدیدار متواتر دو دفعہ ایک ہی عہدے پر منتخب ہونے کے بعد تیسری دفعہ اسی عہدے کیلئے انتخابات میں حصہ لینے کا اہل نہیں ہوگا۔ مگر قومی جرگہ کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ کسی عہدے کیلئے تیسری دفعہ یا اس کے بعد بھی انتخابات میں حصہ لینے کیلئے کل اراکین کے دو تہائی اکثریت سے اجازت دے۔

vii۔ قومی ایگزیکٹو کونسل، مرکزی کمیٹی کے سامنے جوابدہ ہے پارٹی کے جاری کاموں کو منظم کرتی ہے اور ان کی رہنمائی کرتی ہے۔ پارٹی کے اعلیٰ رہنما اداروں کے فیصلوں کو عملی جامہ کے اشکال، راہ عمل کا تعین اور اس پر عملدرآمد کو کنٹرول کرتی ہے۔

V۔ قومی ایگزیکٹو کونسل کے عہدیداروں کے اختیارات و فرائض:

i۔ پارٹی چیئرمین۔

الف۔ پارٹی چیئرمین، پارٹی کا رہنما ہے۔ پارٹی کے کاموں کی نگرانی اور اسے کنٹرول کرتا ہے۔ اس کا ذمہ دار ہے کہ پارٹی باقاعدہ اور منظم طریقے سے کام کرے۔

ب۔ قومی جرگہ، مرکزی کمیٹی اور قومی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس طلب کرتا ہے۔ جس کیلئے تاریخ مقام اور وقت کا تعین کرتا ہے اور ان کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

ج۔ ہنگامی حالت میں چیئرمین کو حسب ضرورت ایسے اخراجات کرنے کا اختیار ہوگا۔ جو سالانہ بجٹ میں شامل نہ ہوں یا جس کی مرکزی کمیٹی نے اجازت نہ دی ہو۔ اس کے بعد میں منظوری ضروری ہوگی۔

148

ک۔ مرکزی کمیٹی دیگر پارٹیوں اور سیاسی تنظیموں کے ساتھ تعلقات میں پارٹی کی نمائندگی کرتی ہے۔

گ۔ مرکزی کمیٹی دیگر ایسے فرائض بجالاتی ہے جو قومی جرگہ یا دیگر اعلیٰ ادارہ اس کے ذمے عائد کرے۔

ل۔ مرکزی کمیٹی کسی مسئلہ کو پارٹی کے سامنے عام بحث کیلئے پیش کرسکتی ہے۔

م۔ مرکزی کمیٹی دو کانگرسوں کی درمیانی مدت میں پارٹی سیاست کے اہم مسائل پر بحث اور فیصلے کیلئے کل پارٹی کانفرنس بلاسکتی ہے۔کمیٹی ایسی کانفرنس کی شکل کا تعین خود کرے گی۔

IV۔ قومی ایگزیکٹو کونسل

i۔ قومی ایگزیکٹو کونسل حسب ذیل عہدیداروں پر مشتمل ہے۔

الف چیئر مین (ایک) (ب) ڈپٹی چیئر مین (دو) (ج) جنرل سیکرٹری (ایک) (د) پارٹی سیکرٹری (تین) یا اس سے زائد جیسا کہ قومی جرگہ چاہے۔ (ر) سیکرٹری نشر واشاعت (ایک) (ز) سیکرٹری فنانس (ایک)

قومی جرگہ قومی ایگزیکٹو کونسل کے انتخابات کے وقت ڈپٹی چیئر مینوں کے سینارٹی کا تعین کرتا ہے۔اراس طرح سیکرٹریوں کے سینارٹی کا تعین بھی کرتا ہے۔

iii۔ قومی ایگزیکٹو کونسل کے عہدیداروں کی معیاد تین سال ہے۔لیکن قومی جرگہ قرارداد کے ذریعے کسی وقت بھی کوئی عہدیدار علیحدہ کرسکتا ہے۔

iv۔ سیاسی تعلیم وتربیت کے ابتدائی مرحلہ سے گزرنے والے پارٹی رکن کے علاوہ ہر رکن پارٹی کے قومی ایگزیکٹو کونسل کا عہدیدار بن سکتا ہے۔بشرطیکہ وہ قومی جرگہ کا رکن ہو۔

149

ب۔ مرکزی کمیٹی کے اراکین کے تعداد کا تعین قومی جرگہ کرتی ہے۔جس میں قومی ایگزیکٹو کونسل کے اراکین اور صوبائی صدور اور سیکرٹری بلحاظ عہدہ شامل ہیں۔

ج۔ مرکزی کمیٹی کے عمومی مکمل اجلاس کا کورم کمیٹی کے اراکین کا نصف ہے۔

د۔ مرکزی کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنے ارکین کی تعداد، اس میں صوبائی نمائندگی کا تعین اور مرکزی کمیٹی میں نئے اراکین کی شمولیت حاضر اراکین کی اکثریت رائے سے خود کرسکتی ہے جو توثیق کیلئے قومی جرگہ کے آئندہ مکمل اجلاس میں پیش کی جائے گی۔

ر۔ مرکزی کمیٹی کا تین ماہ میں کم از کم ایک عمومی مکمل اجلاس ہوگا۔جس کیلئے سات یوم کا نوٹس اور اس کے ساتھ ایجنڈا کا اجراء ضروری ہے البتہ خصوصی اجلاس اڑتالیس گھنٹے کے نوٹس پر بلایا جاسکتا ہے۔جس کے فیصلوں کی توثیق مرکزی کمیٹی کے عومی مکمل اجلاس میں ضروری ہوگی۔

ز۔ مرکزی کمیٹی کے کل اراکین کا ایک چوتھائی خصوصی اجلاس طلب کر سکتے ہیں۔بشرطیکہ اس کی اطلاع جس میں اجلاس بلانے کے مقاصد بھی تحریر ہوں، جنرل سیکرٹری کو کم از کم پندرہ دن قبل کریں۔

س۔ مرکزی کمیٹی پارٹی کا اعلیٰ ترین انتظامی ادارہ ہے۔

ش۔ مرکزی کمیٹی پارٹی اور اس کے مختلف سماجی تنظیموں کے تمام سیاسی اور تنظیمی کاموں کی رہنمائی کرتی ہے۔

ص۔ مرکزی کمیٹی اپنے اراکین کو اپنے کل اراکین کے دوتہائی اکثریت سے کمیٹی کے رکنیت سے علیحدہ کرسکتی ہے۔

ط۔ مرکزی کمیٹی باب ششم کے مطابق تادیبی کاروائی کرتی ہے۔

ظ۔ مرکزی کمیٹی سماجی تنظیموں کی سرگرمی کی رہنمائی کرتی ہے۔

ع۔ مرکزی کمیٹی، مرکزی روزناموں، رسالوں اور جریدوں کے مدیر مقرر کرتی ہے۔

غ۔ مرکزی کمیٹی پارٹی کے مالی وسائل کی تنظیم اور کنٹرول کرتی ہے۔

150

البتہ عہدیداروں اور اراکین مرکزی کمیٹی کے ایسے اخراج کیلئے عمومی یا خصوصی مکمل اجلاس کا کورم، دو تہائی اراکین کا ہوگا۔ خصوصی مکمل اجلاس کم از کم ایک تہائی (1/3) حصہ اراکین جرگہ کے تحریری درخواست پر دو ماہ کے اندر اندر ایک ماہ کے نوٹس پر بلایا جائے گا۔ ایسی تحریک قومی جرگہ کی سادہ اکثریت پاس کر سکے گی۔

ص۔ قومی جرگہ، مرکزی کمیٹی قومی ایگزیکٹو کونسل پارٹی، چیئرمین جنرل سیکرٹری دیگر سب کمیٹیوں اور ماتحت تنظیموں کو آئین میں دیئے ہوئے اختیارات کے علاوہ اختیارات تفویض کر سکتی ہے۔

ض۔ قومی جرگہ سب کمیٹیوں کا تقرر اور ان کے اختیارت کا تعین کرتا ہے۔

ط۔ قومی جرگہ، پارٹی انتخابات اور اپنے ماتحت اداروں کے اجلاسوں کیلئے قواعد وضوابط مرتب کرسکتا ہے۔

ظ۔ قومی جرگہ پارٹی کے اغراض ومقاصد کو پورا کرنے کیلئے اور پارٹی کے تنظیم، نظم وضبط اور روزمرہ کے کام کے بارے میں جملہ اختیارات استعمال کرسکتا ہے۔

ک۔ قومی جرگہ کسی بھی اسمبلی اور سینٹ اور دیگر اداروں کیلئے انتخابی مہم کی نگرانی اور پروپیگنڈہ کا ذمہ دار ہے۔

گ۔ پارلیمانی پارٹی قومی جرگہ کی ہدایت کے تحت کام کرتی ہے۔

ل۔ سالانہ بجٹ رپورٹ، حساب کا جانچ پڑتال اور اس کی رپورٹ تیار کر کے اس کے منظور کرانے کا ذمہ دار ہے۔

iii۔ مرکزی کمیٹی (سنٹرل کمیٹی)

الف۔ مرکزی کمیٹی قومی جرگہ کے مکمل اجلاسوں کے درمیانی مدت میں قومی جرگہ کی طرف سے پارٹی کے تمام سرگرمیوں کی رہنمائی کرتی ہے اور قومی جرگہ کے سامنے جوابدہ ہے۔

ii۔ قومی جرگہ:۔

الف۔ دو کانگرسوں کے درمیانی مدت میں قومی جرگہ (قومی کونسل) پارٹی کا اعلیٰ ترین رہنما ادارہ ہے۔

ب۔ قومی جرگہ کانگرس کے انعقاد کا فیصلہ کرتا ہے ووٹ دہندہ اراکین کے تناسب سے مندوبین کے تعداد اور اِن کے طریقہ انتخاب اور مختلف صوبائی تنظیموں کے نمائندگی کا تعین کرتا ہے۔

ج۔ قومی جرگہ پارٹی کے منشور پروگرام اور آئین میں ترمیم، تبدیلی یا تنسیخ کی مجاز ہے جو کہ قومی جرگہ کے معمول کے مکمل اجلاس (عمومی اجلاس) میں یا خصوصی مکمل اجلاس میں حاضر ممبروں کی دو تہائی اکثریت سے ہو سکے گا۔

البتہ قومی جرگہ یہ اختیار مرکزی کمیٹی کو تفویض کر سکتا ہے اور وہ ترمیم، تبدیلی یا تنسیخ قومی جرگہ کے آئندہ اجلاس میں توثیق کیلئے پیش کی جائے گی۔ نیز یہ ترمیم، تبدیلی یا تنسیخ قومی جرگہ میں توثیق یا تنسیخ تک قابل عمل ہوگا۔

س۔ قومی جرگے کا سال میں کم از کم ایک عمومی مکمل اجلاس ہوگا۔ جو چیئرمین بلائے گا۔ اس کے علاوہ مرکزی کمیٹی اکثریت رائے سے یا قومی جرگہ کے اراکین کے پانچویں (1/5) حصہ کے، یا کسی صوبہ کے قومی جرگہ کیلئے تمام اراکین کے تحریری درخواست پر چیئرمین یا جنرل سیکرٹری قومی جرگہ کا خصوصی مکمل اجلاس ایک ماہ کے اندر اندر پندرہ یوم کے نوٹس پر طلب کرے گا۔ اس کا ایجنڈہ بھی نوٹس کے ہمراہ قومی جرگہ کے اراکین کو ارسال کیا جائے گا۔

ش۔ قومی جرگہ کے مکمل اجلاس کو کورم بشمول عہدیداران، کل اراکین کا ایک چوتھائی (1/4) حصہ ہوگا۔

قومی جرگہ اپنے حاضر اراکین کے سادہ اکثریت سے اپنے اراکین کو اپنے رکنیت سے علیحدہ کر سکتا ہے۔

152

باب سوئم

(ا) مرکزی تنظیم کے رہنما ادارے اوران کے اختیاررات وفرائض:

ا۔ قومی کانگرس:۔

الف۔ پارٹی کانگرس تین سال میں کم از کم ایک بار بلائی جاتی ہے۔خصوصی حالات میں مرکزی کمیٹی کے فیصلہ پروقت مقررہ سے پہلے منعقد یابعد تک ملتوی کیا جاسکتا ہے۔

ب۔ ان تمام پارٹی اراکین کے دوتہائی اکثریت خصوصی کانگرس بلاسکتی ہے۔جوکہ سیاسی تعلیم وتربیت کے ابتدائی مرحلہ سے کامیابی سے گزرچکے ہوں۔

ج۔ کانگرس کانعقاداوراس کے ایجنڈے کا اعلان مقررہ تاریخ سے کم از کم تین ماہ پہلے ہونا چاہئے۔کانگرس کا انعقادکل پارٹی کے ووٹ دہندہ اراکین کے منتخب مندوبین کے کم از کم نصف تعدادکی موجودگی کی صورت میں درست تصورکیاجائے گا۔

د۔ کانگرس قومی جرگہ کی رپورٹ سنتی۔اس پر بحث کرکے اس سے متعلق فیصلہ کرتی ہے۔

ر۔ کانگرس پارٹی کے منشوروآئین میں ترمیم وتبدیلی کی مجاز ہے۔

س۔ کانگرس پارٹی کی آئندہ لائن متعین کرتی ہے۔

ش۔ کانگرس نئے قومی جرگہ کے اراکین کی تعدادکاتعین اوران کاانتخاب کرتی ہے۔

ص۔ کانگرس میں قومی جرگہ کے انتخاب کےفورابعدقومی جرگہ کامکمل اجلاس ہوتا ہے جس میں مرکزی کمیٹی اورقومی ایگزیکٹوکونسل کاانتخاب کیاجاتا ہے۔

ض۔ قومی جرگہ کاچیئرمین قومی جرگہ میں مزید دس اراکین کونامزدکرسکتا ہے۔قومی ایگزیکٹو کونسل کاچیئرمین ہی جرگہ کاچیئرمین ہے۔

153

باب دوئم

(ا) پارٹی تنظیم اور ان کے رہنما ادارے

i۔ کل پارٹی کا اعلیٰ ترین رہنما ادارہ پارٹی قومی کانگریس اور اس کا منتخب کردہ قومی جرگہ اور قومی جرگے کا منتخب کردہ سنٹرل کمیٹی (مرکزی کمیٹی) ہے۔

ii۔ صوبائی پارٹی تنظیموں کے رہنما ادارے صوبائی پارٹی کانفرنس یا صوبائی پارٹی کے عام اراکین کے اجلاس اور ان کا منتخب کردہ صوبائی جرگہ (صوبائی کونسل) اور صوبائی جرگے کا منتخب کردہ صوبائی کمیٹی ہے۔

iii۔ ضلع اور علاقائی پارٹی تنظیم اور ابتدائی پارٹی تنظیم کے رہنما ادارے متعلقہ سطح کی پارٹی کانفرنس یا عام اراکین کے اجلاس ہیں۔

iv۔ قومی جرگہ اپنے مرکزی کمیٹی اور قومی ایگزیکٹو کونسل کا انتخاب کرتا ہے۔

v۔ صوبائی جرگہ، صوبائی پارٹی کمیٹی اور صوبائی ایگزیکٹو کونسل کا انتخاب کرتا ہے۔

vi۔ ضلع اور علاقہ پارٹی کانفرنس یا عام اراکین کے اجلاس متعلقہ پارٹی کمیٹی اور متعلقہ پارٹی ایگزیکٹو کونسل کا انتخاب کرتے ہیں۔

vii۔ ابتدائی پارٹی تنظیم کے عام اراکین کے اجلاس اپنے متعلقہ پارٹی کمیٹی اور ایگزیکٹو کونسل کا انتخاب کرتے ہیں۔

viii۔ پارٹی کا ایک پارلیمانی بورڈ اور پارلیمانی پارٹی ہے۔

ix۔ پارٹی کا ایک انتخابی کمیشن ہے۔

154

(نوٹ: سب ڈویژن تحصیل سب تحصیل تپہ اور شہر علاقہ کہلاتے ہیں)

iii۔ پارٹی ممبر شپ کی بنیاد اور پارٹی یونٹوں کی حدود کا تعین ملک کے انتظامی تقسیم اور رہائش اور کام کی جگہ کے اصول کے مطابق کیجاتی ہے۔ مثلاً کسی کارخانے وغیرہ میں ابتدائی پارٹی تنظیم، پارٹی اراکین کے کام کی جگہ کے اصول کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ ابتدائی پارٹی تنظیم ملک کے انتظامی تقسم کے مطابق علاقائی، ضلعی اور صوبائی پارٹی تنظیم میں شامل ہوتے ہیں۔

vi۔ ہر پارٹی تنظیمی یونٹ ان تنظیمی یونٹوں سے بالاتر تنظیم ہے جو اس کے اجزا ہیں۔

v۔ الف۔ اجتماعی قیادت کا اصول، پارٹی کے رہنمائی کا اعلیٰ اصول ہے۔ جس کی تمام پارٹی تنظیمو اور رہنما اداروں میں پابندی کی جاتی ہے۔

ب۔ اجتماعی قیادت کا اصول، پارٹی رکن کے اپنے وظیفہ کے پورا کرنے کیلئے انفرادی ذ داری کو کم نہیں کرتا۔

155

حق میں راہ ہموار کر سکتے ہیں۔

ب۔ پارٹی میں اکثریت رائے سے کئے جانے والے فیصلوں کی پابندی لازمی ہے۔ البتہ وہ ان فیصلوں کو متعلقہ اداروں کے اجلاسوں میں بدلوانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

۴۔ پارٹی کے تنظیمی اصول

i۔ پارٹی کا تنظیمی اصول جمہوری مرکزیت (Democratic Centralism) ہے جس کے اجزاء مندرجہ ذیل ہیں۔

الف۔ پارٹی کے ہر سطح کے رہنما ادارے جمہوری طریقے سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

ب۔ پارٹی کے ہر سطح کے رہنما ادارے معینہ مدت میں متعلقہ تنظیم کے کانفرنس یا تمام اراکین کے اجلاسوں اور بالائی رہنما اداروں کو اپنے کام سے متعلق رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

ج۔ ساتھ ہی پوری پارٹی کو متحدہ نظم وضبط کے دائرے میں لانا، پارٹی کی بقاء اور ترقی کیلئے ضروری ہے۔ اسلئے ڈسپلین کے اس اعلیٰ اصول پر عمل کیا جاتا ہے۔ فرد تنظیم کا تابع ہے۔ اقلیت اکثریت کی تابع ہے۔ نچلی سطح کی تنظیم اور ادارہ بالاتر سطح کی تنظیم اور ادارہ کی تابع ہے اور پوری پارٹی سنٹرل کمیٹی اور سنٹرل کمیٹی قومی جرگہ (قومی کونسل) اور قومی جرگہ، قومی کانگرس کی تابع ہے۔

ii۔ **پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کا تنظیمی ڈھانچہ حسب ذیل ہے۔**

الف۔ پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی

ب۔ پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی صوبہ بلوچستان (جنوبی پشتونخوا)

ج۔ پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی صوبہ این، ڈبلیو، ایف، پی وایجنسیاں (شمالی پشتونخوا)

د۔ پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی صوبہ سندھ

ر۔ پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی صوبہ پنجاب

س۔ اسی طرح پارٹی کے ہر ضلعی، علاقائی اور ابتدائی یونٹ متعلقہ نام سے موسوم ہوگا۔

156

۳۔ پارٹی رکن کے حقوق و فرائض۔

i۔ پارٹی کے ہر رکن کا فرض ہے کہ وہ پارٹی کے نظم وضبط کی پابندی کرتے ہوئے اپنے ذمے سپرد کئے جانے والے ہر کام کو بخوبی سرانجام دے۔ پارٹی کے منشور عمومی اور جاری سیاست (سٹراٹجیکی اور تاکتیکی پالیسی) اور فیصلوں کی تبلیغ کرے اور اس پر عمل درآمد کیلئے جدوجہد کرے اور عوام کی خدمت کیلئے ہر وقت سینہ سپر رہے۔

ii۔ تنقید اور خود تنقیدی کے اصول پر عمل کر کے غلطیوں اور کمزوریوں کو ہر وقت اصولی تنقید کی مدد سے ختم کرے۔

iii۔ ہر پارٹی رکن کا حق ہے کہ وہ پارٹی کے متعلقہ اداروں کے مختلف اجلاسوں میں تمام معاملات پر کھل کر بحث کرے کسی بھی عہدیدار پر تعمیری تنقید کرے، پارٹی کے سب سے اعلیٰ ادارے تک براہ راست اپنی تجاویز و آراء پہنچائے۔ پارٹی کے ان اراکین کے علاوہ جو کہ تربیت کے ابتدائی مرحلے سے گزر رہے ہوں۔ باقی تمام اراکین کا حق ہے کہ وہ پارٹی کے انتخابات میں حصہ لیں۔

iv۔ پارٹی کے اجلاسوں اور مطبوعات میں پارٹی کی سیاست اور عملی سرگرمیوں کے مسئلوں کے حل کے بارے میں بحث میں اس وقت تک سرگرم شرکت اور اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا حق رکھتا ہے۔ جب تک متذکرہ مسئلہ کے بارے میں پارٹی کے متعلقہ تنظیم اور اداروں نے کوئی فیصلہ نہ دیا ہو۔

v۔ پارٹی کے منشور و آئین پر قائم، لیکن نصب العین کے حصول کے عملی طریقوں کے بارے میں پارٹی کے فیصلوں سے اختلاف نظر رکھنے والے اراکین کو مندرجہ ذیل حدود کا خیال رکھنا ہوگا۔

الف۔ انہیں پارٹی کے متعلقہ اداروں کے اجلاسوں میں اختلاف نظر کے اظہار کا حق ہے۔ لیکن اس غرض کے لئے وہ پریس اور عام جلسوں کی ذریعہ نہیں بنا سکتے۔ اور نہ ہی فرداً فرداً اپنے نقطہ نظر کے

فیصلوں پر عمل کرے اور اس کا ڈسپلن قبول کرے۔

ر۔ رکنیت کا چندہ ادا کرے۔

س۔ کسی دیگر سیاسی جماعت کا رکن نہ ہو۔

ii۔ الف ۔ پارٹی رکنیت کے امیدوار انفرادی یا اجتماعی طور پر متعلقہ ابتدائی پارٹی کے نامزد رکن یا اراکین کے سامنے پارٹی میں شمولیت کا اعلان اور اس رکن یا اراکین کی منظوری کے بعد پارٹی رکن بنتے ہیں۔

ب۔ ہر پارٹی رکن متعلقہ ابتدائی پارٹی تنظیم کی رہنمائی میں سیاسی تعلیم و تربیت کے ابتدائی مرحلہ سے گزرتا ہے ۔اس ابتدائی مرحلہ مس انہیں ووٹ دینے ،منتخب کرنے اور منتخب ہونے کا حق حاصل نہیں اس کے علاوہ ان کے اور دیگر اراکین کے حقوق و فرائض مساوی ہیں ۔ وہ پارٹی کے اجلاسوں میں مشورہ دے سکتے ہیں۔

ج۔ ہر پارٹی رکن کے ابتدائی تربیتی مرحلہ سے کامیابی سے گزرنے کا فیصلہ متعلقہ ابتدائی پارٹی تنظیم کے اراکین کے اجلاس کی منظوری اور قریب ترین بالاتر سطح کے پارٹی کمیٹی کے توثیق سے ہوتا ہے ۔جس کے بعد انہیں ووٹ دینے ،منتخب کرنے اور منتخب ہونے کا حق بھی حاصل ہوتا ہے بصورت دیگر اس کا تربیتی مرحلہ جاری رہے گا ۔البتہ مرکزی کمیٹی کسی فرد یا افراد کو تربیتی مرحلہ سے مستثنیٰ کرنے کی مجاز ہے۔

د۔ پارٹی میں کسی رکن کی مدت رکنیت اس تاریخ سے شمار ہوتی ہے جس دن متعلقہ تنظیم کے نامزد رکن یا اراکین اس کے رکنیت کی منظوری دے دیتا ہے۔

iii۔ پارٹی کے اراکین کی رکنیت کے کارڈ کا اجراء اور ان کی تقسیم مرکزی کمیٹی یا اس پارٹی ادارے کی ذمہ داری ہوگی جو کہ اس بارے میں مرکزی کمیٹی نے تشکیل دی ہو۔

158

باب اول

1۔ پارٹی کا نام، صدر دفتر، پرچم

۱۔ پارٹی کا نام پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی ہے۔

۲۔ پارٹی کا صدر دفتر کوئٹہ یا جہاں مرکزی کمیٹی چاہے وہیں ہوگا۔

۳۔ پارٹی کا پرچم بالترتیب سرخ، سفید اور سبز تین رنگوں میں مشتمل ہے۔

تینوں رنگوں کی لمبائی میں برابر کا حصہ ہے۔ لمبائی چوڑائی سے دگنی ہے۔ سرخ میں آویزاں کرنے کیلئے گنجائش ہے اور سفید کے بیچ پانچ کونہ سرخ ستارہ ہے۔ سرخ رنگ محنت اور جدو جہد اور سفید امن اور سبز خوشحالی کے مظہر ہیں۔ ستارہ رہبری کی نشاندہی کرتا ہے۔

۴۔ پارٹی کی مزدور، کسان، محنت کش اور دیگر محب وطن جمہوری، روشن فکر و مترقی طبقوں اور گروہوں کے سماجی تنظیموں کا پرچم پارٹی کا پرچم ہوگا۔ جس کے درمیان تنظیم کا اپنے شناخت کے مطابق نشان ہوگا۔

۲۔ i پارٹی رکنت:۔

پارٹی کے رکن ہونے کیلئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

الف۔ وطن عزیز کا باشندہ ہو خواہ اس کی زبان کچھ بھی ہو۔ اگر چہ وہ ملک سے باہر رہائش پذیر ہو۔

ب۔ عمر اٹھارہ سال سے کم نہ ہو۔

ج۔ پارٹی کے نصب العین، اغراض و مقاصد، منشور و آئین سے متفق اور ان کو عملی جامہ پہنانے میں جدو جہد کرے۔

د۔ پارٹی کی کسی ابتدائی تنظیم میں شامل ہو اور اس میں سرگرمی کے ساتھ کام کرے پارٹی کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئین

پشتونخوا ملی عوامی پارٹی وطن عزیز کے عوام کی ہراول پارٹی اوران کے سیاسی تنظیم کی اعلیٰ ترین شکل ہے۔ جو ملک کے محنت کش، جمہوری، مترقی اور وطن دست عوام کے سرکردہ اور باشعور نمائندوں کے رضا کارانہ اتحادو رفاقت پر مبنی اور وطن عزیز اوراس کے محنت کش جمہوری، مترقی اور وطن دست عوام اوران کے مفادات کا دفاع اورنمائندگی کرتی ہے۔

ہماری پارٹی جو کہ سچے وطن دوستوں کی حقیقی ثابت قدم تنظیم ہے اور وطن عزیز کی آزادی خودمختاری، استحکام، سالمیت اوراس کے حقیقی ملکی و وطنی مفادات کا دفاع کرتی ہے اپنی ماہیت، سائنسی عالمی نقطہ نظر اور وطن دوست خصلت کے باعث روشن فکر ومترقی، غیر فرقہ وارانہ، جمہوری، قومی آزادی، سماجی انصاف اورامن وترقی کی عالمی تحریک کا حصہ ہے۔ جو اپنے اراکین کو وطن دوستی، انسانی اوراسلامی مساوات اورانٹر نیشنلزم کے جذبہ کی جو کہ نا قابل تقسیم ہے کی تربیت دیتی ہے۔

160

آئین

منظور کردہ

تاسیسی کانگرس

منعقدہ 30,29 مارچ 1989ء کوئٹہ

و

قومی کانگرس

31,30,29 جولائی 2002ء کوئٹہ

پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی

161

متعین معیار کے اداروں کا قیام

iii۔ مذکورہ سرکاری ہسپتالوں اور اداروں میں مفت علاج و دوا۔

iv۔ صحت اور علاج کیلئے موجود مختص فنڈ اور وسائل میں اضافہ اور اسکے خرد برد اور ضیاع کا خاتمہ صحت کے اداروں میں اعلیٰ معیار کا قیام۔

v۔ پولیو اور بچوں کی دوسری بیماریوں اور ملیریا اور اس قسم کے دیگر بیماریوں کے مکمل خاتمہ کیلئے موجودہ مہم کو مزید موثر کرنے کیلئے اس کی مزید توسیع و تنظیم ٹی، بی، یرقان اور وبائی امراض کی روک تھام کیلئے موثر ترین اقدامات اور ہر ہسپتال میں ٹی بی اور یرقان کے مریضوں کو مفت مشورہ اور جدید ترین موثر ٹی بی اور یرقان کی ادویات کی مفت فراہمی۔

vi۔ سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کی پرائیوٹ پریکٹس کی ممانعت

vii۔ منشیات کا مکمل خاتمہ

viii۔ ہر گھر کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کی اولیت

ix۔ ہر قسم کی ملاوٹ کا خاتمہ

x حیوانات کی کارآمد مادہ کے ذبحہ، پر پابندی

xi۔ جنگلی حیوانات اور پرندوں کی حفاظت اور پرورش، شکار پر موثر پابندی

۹۔ رہائش و مکان

رہائشی مکانات کی کمی دور کرنے کیلئے حال اور مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر منصوبہ بندی کی جائے گی۔ مکان سے محروم خاندانوں کیلئے ترجیحی بنیادوں پر مکانات کی تعمیر کیلئے زمین کی مفت اور سستے داموں پر فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہوگی۔ کچی آبادیوں کو مستقل کر دیا جائے گا۔ مکانات کی تعمیر کیلئے آسان اقساط پر بلاسود قرضہ فراہم کیا جائے گا۔

162

ذمہ داری۔

iii۔ سائنس اور ٹیکنالوجی (فن) کو خصوصی اہمیت، میٹرک تک ابتدائی ٹیکنالوجی لازمی مضمون قرار دینا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو تعلیمی نصاب میں شامل کرنا۔

iv۔ ہر قسم کے علم وفن کے حصول کی راہ میں معاشی سماجی یا اداروں کی کمی کی رکاوٹ کے خاتمے کیلئے حال اور مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر مزید اعلیٰ تعلیمی اداروں کا قیام۔

v۔ تعلیم کیلئے مختص فنڈ میں اضافہ اور اس کے خرد برد اور ضیاع کا خاتمہ سکولوں میں اساتذہ کی غیر حاضری اور کاغذی سکولوں کا خاتمہ اور تعلیمی اداروں میں اعلیٰ معیار کا قیام۔

vi۔ امتحان میں کامیابی کیلئے ناجائز ذرائع کے استعمال پر پابندی اور اس کے بنیادی اسباب کا خاتمہ۔

vii۔ اساتذہ اور دیگر عملہ کی تنخواہ، رہائش اور دیگر سہولیات میں اضافہ۔

۸۔ صحت وعلاج

i۔ صحت کے اداروں یعنی ہسپتالوں اور ہیلتھ سینٹروں کے ایک نظام کے تحت ہر تحصیل، سب تحصیل اور شہروں میں ایک متعین یونٹ کے مرکز میں علاقے کی آبادی اور ضروریات کے مطابق ہر قسم کے جدید آلات، ادویات ماہر ڈاکٹروں، دیگر ماہرین، بستروں اور ٹرانسپورٹ سے مزین ایک متعین معیار کے ہسپتال کے تعمیر اس طرح دیہات اور محلّہ جات یا دیہات ومحلّہ جات کے ایک گروپ کی ضرورت کے مطابق ایک متعین معیار کے ہیلتھ سینٹر کی تعمیر۔

ii۔ حیوانات کے علاج کیلئے صحت کے اداروں کے ایک ایسے ہی نظام کے تحت ہر تحصیل، سب تحصیل اور شہروں کے ایک متعین یونٹ کے مرکز میں علاقے کی ضرریات کے مطابق ہر قسم کے جدید آلات، ماہر ڈاکٹروں، دیگر ماہروں اور ٹرانسپورٹ سے مزین ایک متعین معیار کے ہسپتال کے تعمیر اسی طرح دیہات ومحلّہ جات یا دیہات ومحلّہ جات کے ایک گروپ کی ضرورت کے مطابق

میں رکاوٹ بننے والی شرائط کا خاتمہ۔

xvii۔ ایک لاکھ تک آمدنی پر انکم ٹیکس کی چھوٹ، چھوٹے صنعت کاروں اور تاجروں میں متعین انکم ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی کے پیچیدہ نظام کے بجائے، سادہ نظام، پیداواری صلاحیت کے مطابق ایکسائز ڈیوٹی۔

xviii۔ سود کا مکمل خاتمہ

xix۔ تمام مزدور دشمن قوانین کا خاتمہ، مزدوروں کے حقوق، مفادات اور ٹریڈ یونین کے حق کا تحفظ آئی ایل او (I.L.O) کنونشن کے تحت مزدوروں کے حقوق کا تحفظ، مزدوروں کی تنخواہ کم از کم ایک تولہ سونا کے برابر قرار دینا۔

روزگار، تعلیم، صحت، رہائش

۶۔ روزگار:۔

i۔ روزگار، صحت، تعلیم اور رہائش کو بنیادی حق قرار دینا اور اس کا قانونی تحفظ۔

ii۔ آرٹیکل (۵) میں مذکورہ منصوبہ بند معاشی ترقی کی بنیاد پر جلد از جلد بیروزگاری کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ۔ اس وقت تک ہر بالغ بے روزگار کو بیروزگاری الاؤنس۔

iii۔ اساتذہ، ڈاکٹروں، انجینئروں اور کم تنخواہ پانے والے تمام سرکاری و غیر سرکاری اہل کاروں کے جائز مطالبات کو تسلیم کیا جانا۔

۷۔ تعلیم:

i۔ طلبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ تمام تعلیمی اداروں میں یکساں معیار تعلیم

ii۔ میٹرک تک لازمی و مفت اور اعلیٰ درجہ تک مفت تعلیم، پرائمری سے اعلیٰ درجہ تک کے طلباء کیلئے بلا امتیاز تدریسی ضروریات، خوراک، پوشاک، رہائش اور ٹرانسپورٹ کی فراہمی حکومت کی

vii۔ مذکورہ پلان کے ایک جز کے طور پر ایک قلیل المیعاد پلان کے تحت پشتونخوا کے ہر گاؤں، محلہ اور ہر گھر کو آبنوشی کے پانی گیس بجلی اور ٹیلی فون کی فراہمی۔

viii۔ بجلی، گیس، ٹیلیفون اور یوٹیلیٹی سروس (خدمات عامہ) کے ناجائز نرخوں کا خاتمہ اور اس کی جگہ عوام کے مفاد میں نرخوں کا مناسب فارمولا۔

ix۔ تمام ملک اور پشتونخوا کے زمرد، ہیروں، جواہرات اور دیگر قیمتی پتھر، سنگ مرمر کوئلہ، کروم و دیگر معدنی وسائل اور قدرتی گیس و تیل کے ذخائر کی تلاش (Exploration) ان کے صنعت اور تجارت کیلئے ایک خصوصی ہمہ جہت اور مربوط پلان پر عمل درآمد۔

x۔ کالاباغ ڈیم کے منصوبے کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ

xi۔ تمام ملک اور پشتونخوا کے ہر گاؤں و محلّہ کو علاقائی تجارتی منڈیوں اور مذکورہ منڈیوں کا شہروں کو باہم اور ان کے ملک اور باہر کے ممالک سے ملانے کیلئے سڑک، ریل، ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کے جدید بنیادوں پر ہمہ جہت ترقی کیلئے مربوط پلان اور اس پر عمل درآمد، اس کے ایک جز کے طور پر سیبوی سے براستہ ہرنائی، شاہرگ، بوستان تا کوئٹہ بوستان ژوب، ٹانک تا پشاور ریلوے لائن کی فوری تعمیر کو اولیت۔

صنعت

xii۔ دلال سرمایہ داری کا تدارک اور کثیر القومی، کمپنیوں کی اجارہ داری کا خاتمہ

xiii۔ ملک اور پشتونخوا کی صنعت کی حوصلہ افزائی و تحفظ۔

xiv۔ چھوٹی صنعت اور تجارت کا تحفظ

xv۔ پبلک سیکٹر کے رہنما رول کیساتھ پبلک اور پرائیوٹ سیکٹر کے مابین توازن

xvi۔ عالمی مالیاتی اداروں اور کثیر القومی کمپنیوں کی ملکی صنعت، زراعت اور تجارت کی ترقی

iv۔ ملکی مفادات کے خلاف تمام معاہدوں کی تنسیخ اور عالمی مالیاتی اداروں اور کثیر القوی کارپوریشنوں کا دُنیا کے اقوام پر معاشی، سیاسی اور سماجی غلبہ وبالادستی کا خاتمہ اور خطہ میں ان اداروں کے مفادات کی چوکیداری کے رول کا خاتمہ

viii۔ عالمی اور علاقائی سطح پر ایٹمی اسلحہ کا مکمل خاتمہ اور عالمی سطح پر امن کیلئے جدوجہد اور اس کی حمایت۔

۵۔ معیشت

i۔ جاگیرداری کا خاتمہ، زرعی ترقی اور کسانوں کے مفاد میں بڑی بڑی جاگیرداریوں کا خاتمہ دوررس زرعی اصلاحات کا نفاذ اور زمین کی منصفانہ تقسیم جس میں بے زمین اور کم زمین کسانوں کو زمین دینا اور کسانوں کے مفاد کا تحفظ کرنا شامل ہے۔

ii۔ شاملات کا تحفظ جہاں تقسیم ہو تو منصفانہ ہو۔

iii۔ ناجائز بے دخلی پر پابندی، چھوٹے مالکوں اور کسانوں پر مالیہ، آبیانہ، سرکاری اور بینک قرضہ کی معافی، ملکی اور بین القوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کیلئے اچھے نرخ آسان شرائط پر کیمیائی کھاد، بیج اور کرم کش ادویات زراعت سے متعلق ٹیکس فری مشینری

iv۔ ہر شخص کی سماجی غلامی سے آزادی اور نوعمر بچوں سے محنت مشقت لینے کی ممانعت

v۔ کھیت مزدوروں کو روزگار کی فراہمی، اجرتوں میں اضافہ، شرائط کار کو بہتر بنانا اور رہائشی پلاٹ مہیا کرنا۔

vi۔ تمام ملک اور پشتونخوا کے آبپاشی، آبنوشی، ماہی گیری، جنگلات، چراگاہوں، مال مویشی، سیاحت، ,زراعت اور ان پر مبنی صنعت اور تجارت کی ہمہ جہت ترقی کیلئے ملک میں پانی کے اصل سرچشمہ پشتونخوا کے لامحدود آبی وسائل سے استفادہ کیلئے ان کے ذخیرہ اور اس پر چھوٹے بڑے بجلی گھروں کیلئے ڈیم، چیک ڈیم، بندات اور دییئر (Weir) بنانے کا پلان اور اس پر عمل درآمد۔

سماجی برابری پر مبنی معاشرہ کے قیام کیلئے جمہوری اور سیاسی نظام کا قیام، اور شہری آزادی اور بنیادی حقوق پر پابندی کا خاتمہ۔

ii۔ عورتوں کے خلاف تمام امتیازی قوانین کی تنسیخ

iii۔ پریس کی آزادی پر پابندی لگانے والے تمام قوانین کی تنسیخ، اخبار و رسالہ کے ڈیکلریشن پر پابندی کا خاتمہ، اشتہارات اور کاغذ کے کوٹہ کو پریس کی آزادی میں رکاوٹ ڈالنے کی ممانعت۔

iv۔ ڈویژن سے ضلع کی سطح تک تمام انتظامی یونٹوں کا منتخب، پنچائیت، جرگوں اور انتظامیہ و عدلیہ کی تشکیل و حاکمیت۔

v۔ عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی و خودمختاری

vi۔ سول سروس اور دیگر تمام ماہرین کے ان منتخب اداروں کی رہنمائی اور کنٹرول میں عوام کی خدمت

vii۔ لیویز نظام کے برقراری اور جدید جمہوری و بنیادوں پر تشکیل اور متعلقہ منتخب انتظامیہ کے تحت خدمت

viii۔ ہر شعبہ زندگی میں خرد برد، کرپشن، سفارش، اقربا پروری اور ہر قسم کی بدعنوانی کا مکمل خاتمہ۔

۴۔ خارجہ پالیسی

i۔ حقیقی آزاد مثبت و غیر جانبدار خارجہ پالیسی

ii۔ ہمسایہ ممالک، اسلامی ممالک، تیسری دُنیا کے ممالک اور دُنیا بھر کے جمہوری، مترقی انقلابی اور امن پسند ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا قیام۔

iii۔ نسل پرستی، فرقہ واریت، نوآبادیاتی اور جدید نوآبادیاتی نظام اور صیہونیت کی مخالفت اور قومی آزادی، جمہوریت، سماجی انصاف، امن اور ترقی کی تحریکوں کی حمایت۔

167

کی بنیاد پر آئینی اور روایتی نظام کی تشکیل۔

(Contitutional and Conventional Arrangements)

iv۔ تمام ملک اور بلخصوص کراچی میں پشتونوں کے سیاسی، معاشی اور ثقافتی حقوق اور سرو مال کی حفاظت

v۔ رضا کارانہ اور مساویانہ وفاق کے اندر دفاع، خارجہ، مواصلات اور کرنسی کے محکموں پر وفاق اور باقی تمام محکموں اور امور پر صوبوں کا اختیار

vi۔ وفاقی یونٹوں (صوبوں) کا ملکی خارجہ پالیسی اور خارجہ تجارتی پالیسی کے اندر بیرونی تجارت کا اختیار وانتظام

vii۔ وفاقی محکموں میں پالیسی ساز اور عمل درآمد کے اداروں میں برابری کی بنیاد پر صوبوں کی نمائندگی اندرونی امن و امان اور قانون کے نفاذ کیلئے صوبوں کے مکمل اختیارات اور اس کیلئے صوبوں کے اپنے سول آرمڈ فروسز کے قیام اور ان کا مکمل کنٹرول۔

viii۔ زبان

پشتو، بلوچی، سندھی، سرائیکی اور پنجابی کو قومی زبانیں تسلیم کر کے اپنے اپنے وفاقی یونٹ (صوبہ) میں ان کو سرکاری، تعلیمی اور تدریسی زبانیں قرار دینا۔ بلوچستان میں پشتو اور بلوچی کو سرکاری اور تدریسی زبان قرار دینا، تمام پشتونخواوطن میں آباد لسانی گروپوں کے زبان وثقافت کی تحفظ وترقی۔

۳۔ جمہوریت آزادی اور حقوق

i۔ ہر قسم کی آمریت اور سماجی جبر واستحصال سے آزاد ایک جمہوری اور غیر فرقہ وارانہ اور

پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے اغراض و مقاصد

پارٹی مندرجہ ذیل اہداف کے حصول کو اپنا بنیادی فریضہ قرار دیتی ہے۔

1۔ مملکت پاکستان اور پشتونخوا وطن میں موجودہ جابر و استعماری و استحصالی سماجی و معاشی نظام کا خاتمہ اس کی جگہ انسانی اور اسلامی اصولوں پر مبنی سماجی معاشی نظام کا قیام سامراجی اور استعماری ملکوں کے سیاسی، معاشی اور ثقافتی بالادستی کے خاتمہ کے لیے قوموں کی حق خودارادیت کو تسلیم کرنا اور ملک میں قومیتوں کی بنیاد پر وفاقی یونٹوں (صوبوں کی تشکیل) اور ان یونٹوں کے مابین برابری کی بنیاد پر وفاقی پارلیمانی نظام کا قیام، جاگیرداری، سرداری، گماشتہ سرمایہ داری، اور افسر شاہی کے سیاسی اقتدار کا خاتمہ اس کی جگہ بلاامتیاز رنگ و نسل، مذہب، زبان اور جنس کے محنت کش، جمہوریت پسند، وطن دوست، ترقی پسند اور سامراج دشمن عوام کی حاکمیت یعنی جمہوریت کا قیام، اس راہ سے موجودہ جابر اور استعماری و استحصالی، سماجی، معاشی نظام کی تبدیلی اس کی جگہ ملکی آزادی، وفاقی یونٹوں کے مابین برابری، اعتماد، جمہوریت، ترقی، امن اور سماجی انصاف کے انسانی اور اسلامی اصولوں پر مبنی سماج کا قیام، قرآن وسنت کے خلاف تمام قوانین کی ممانعت اور تنسیخ۔

۲۔ i۔ زبان، ثقافت اور تاریخ کی بنیاد پر وفاقی یونٹوں (صوبوں) کا قیام اس سلسلے میں شمالی پشتونخوا (شمال مغربی سرحدی صوبہ) جنوبی پشتونخوا (بلوچستان میں پشتون خطہ) اور مشرقی پشتونخوا (میانوالی، اٹک و دیگر پشتون علاقے) پر مشتمل پشتونوں کے نام کی مناسبت سے پشتونخوا، پشتونستان یا افغانیہ کا خودمختار متحدہ پشتون وفاقی یونٹ (صوبہ) کا قیام

ii۔ آزاد پشتون ایجنسیوں (منځنی پشتونخوا) کی موجودہ خودمختار حیثیت کا تحفظ، اور ان کے عوام کی بالغ رائے دہی کی بنیاد پر تشکیل شدہ خودمختار سیاسی اداروں کی حاکمیت کے ذریعے سماجی تبدیلی و ترقی۔

iii۔ بلوچستان میں عبوری دور کیلئے زندگی کے ہر شعبے میں پشتون اور بلوچ کے مابین برابری

(Government) کے انتخاب اور آئین کمیشن کی تشکیل، آئین (اساسی قانون) کی ترتیب و تدوین آئین (اساسی قانون) کے منظوری کیلئے لویہ جرگہ کا انتخاب و انعقاد، آئین (اساسی قانون) کی منظوری اور اس آئین کے تحت مملکت (دولت) کے ایگزیکٹیو، قانون ساز، و دیگر اداروں کے انتخاب وتشکیل کے ذریعے آزاد، مستقل، واحد، پرامن، اور جمہوری افغانستان کے قیام کا فریضہ سونپ دیا ہے۔

آئین، اسکے آٹھویں ترمیم اور (B)(2) 58 اور دیگر آرٹیکلز کو ختم کر کے، ملک کے پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلیوں، وزیراعظم (وفاقی چیف ایگزیکٹیو) اور وزرائے اعلیٰ (صوبائی چیف ایگزیکٹیوز) کو بہ مشکل 1973ء کے چھینے ہوئے اختیارات واپس دلانے میں کامیاب ہوگئے۔

مگر آمرانہ بیوروکریسی نے بہانہ بنا کر پہلے ہی وار میں 12 اکتوبر 1999ء کو 6 کروڑ رائے دہندگان کے منتخب وفاقی پارلیمنٹ کو کچل کر، چوتھا مارشل لاء نافذ کر کے منتخب وزیراعظم کو کڑیاں بنا کر پہلے جیل میں ڈالا اور بعد میں ان کی خوش قسمتی سے پھانسی یا گولی کی بجائے ملک بدر کردیا۔ 12 اکتوبر 1999ء کے مارشل لاء حکمرانی سیاسی تشکیل نو (Political Restructuring) کے حکمت عملی کے ایک تفصیلی منصوبہ پر عمل پیرا ہو کر جمہوری پارلیمانی وفاقی مملکت کے حاکمیت اعلیٰ کو غصب کر کے اسے دائمی مارشل لاء کے آمرانہ ادارے نیشنل سیکورٹی کونسل (دراَصل ملٹری کونسل) کے سپرد کرنے کے حتمی مقصد کی طرف بڑھ رہے ہیں وہ پہلے قدم کے طور پر پہلے ہی ضیاءالحق کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیشنل سیکورٹی کونسل کو تشکیل دے چکے ہیں۔

ادھر 1992ء میں افغانستان کے قانونی حکومت کے خاتمہ کے ساتھ ہی ملک میں غیر ملکی مداخلت، شدید خانہ جنگی، فرقہ واریت کی عرب اور دیگر قوتوں نے ایک منصوبہ کے تحت افغانستان کی آزادی، استقلال، وحدت، امن اور ریاستی اداروں کو شدید خطرات سے دوچار کیا۔

اس صورتحال میں پشتونخوا میپ نے افغانستان کے تمام مسائل کا واحد اور مؤثر حل افغان تاریخ میں آزمودہ افغان ادارہ (لویہ جرگہ) کو قرار دیا۔ اور پھر افغانستان کے اندرونی و بیرونی حالات وعوامل نے اپنے منطقی انجام پر پہنچ کر افغان آزادی پسند، وطن پرست و جمہوری قوتوں اور اقوام متحدہ کے اتحاد کو جنم دیا۔ جس نے سیکورٹی کونسل کے 14 نومبر 2001ء کے قرارداد کے تحت اقوام متحدہ کی مدد سے 5 دسمبر 2001ء کے افغان بون کانفرنس (جرگہ) میں عارضی (Interim) حکومت کو تشکیل دیکر افغان بون کانفرنس کے پانچ نکاتی منصوبہ یعنی ہنگامی لویہ جرگہ کے انتخاب و انعقاد، اسکے ذریعے عبوری حکومت (Provisional

ہیں۔ وہ 29، 30، 31 جولائی 2002ء پر کوئٹہ میں منعقدہ پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے تاریخی قومی کانگرس کے سیاسی و تنظیمی رپورٹ میں بیان کئے گئے ہیں۔

پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے قیام تاسیسی کانگریس کوئٹہ 29/30 مارچ 1989ء سے دوئم قومی کانگریس کوئٹہ 29/30/31 جولائی 2002ء تک سیاسی و آئینی صورتحال:۔

اگرچہ بالادست حکمران اور ان کے آمرانہ بیوروکریسی وفاقی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے اقتدار کو اکتوبر 1985ء کے ضیائی مارشل لائی آئین کے ذریعے مکمل غصب کر کے نیشنل سیکورٹی کونسل (بنیادی طور پر فوجی کونسل) کو دلانے کے لیے حتمی مقصد کو حاصل نہ کر سکے، تاہم وہ آٹھویں ترمیم اور آرٹیکل (B) (2)58 کے ذریعے پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں، اِن کے منتخب وزیراعظم (چیف ایگزیکٹیو) و وزیراعلیٰ (صوبائی چیف ایگزیکٹیو) اور ان کے کابینہ کو بلاوجہ برخاست کرنے کا اختیار ایک فرد (صدر و گورنر) کو دلانے میں کامیاب ہوگئے۔ اِسطرح وہ منتخب پارلیمنٹ اور وزیراعظم کو ان کے اہم اختیارات و ذمہ داریوں سے محروم کر کے تمام اندرونی اور خارجہ پالیسیاں بنانے کے اختیارات غصب کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اور اسطرح آمرانہ بیوروکریسی ملک کے حقیقی حکمرانوں یعنی ملک کے کروڑوں عوام اور محکوم قومیتوں کے مفاد اور ارادے حتیٰ کہ 1985ء کے ضیائی مارشل لائی آئین تک کے (Provisions) کے سراسر خلاف 1988ء کے علاوہ 1990ء ' 1993ء اور 1996ء میں وفاقی پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلیاں وفاقی وزیراعظم اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کو بالادست حکمرانوں کے مفاد میں پالیسیاں بنانے اور عملی جامہ پہنانے کے خاطر یکے بعد دیگرے برخاست کیا۔

آمرانہ بیوروکریسی کے ان اقدامات اور پالیسیوں نے ملک کے سیاسی، معاشی، سماجی، ثقافتی یعنی ہر شعبہ زندگی کو خطرات سے دوچار کر دیا۔

لیکن آخر کار 3/4 اپریل 1997ء کو ملک کے 14 کروڑ عوام اور ان کے (6) کروڑ ئے دہندہ گان کے منتخب پارلیمنٹ کے تمام پارٹیوں نے متفقہ طور پر 1985ء کے مارشل لائی

172

تباہی کا سامنا کریں۔

ان حالات میں تمام وطن دوست، قوم پرست، ترقی پسند اور جمہوری و انقلابی قوتوں کا فرض اولین یہ تھا کہ وہ متحد ہو کر پشتونون کو اس تباہی کی دلدل سے نکالنے کیلئے ان کو منظم و متحد کریں اور اس راہ میں ان کی رہنمائی کریں۔ چنانچہ پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی اور پشتونخوا مزدور کسان پارٹی نے اس تاریخی لمحے کی اہمیت و ضرورت کا احساس کرتے ہوئے طے کیا کہ پہلے مرحلے میں ایک وسیع اتحاد تشکیل دیا جائے۔ لہٰذا مورخہ ۲۶، اکتوبر بروز اتوار ۱۹۸۶ء پشاور اعلامیہ کے ذریعے دونوں پارٹیوں پر مشتمل پشتونخوا ملی عوامی اتحاد کے تشکیل اور اس کے مقاصد اور پروگرام کا اعلان کیا گیا۔ پشتونخوا ملی عوامی اتحاد نے اس تمام عرصے میں تمام پاکستان اور بالخصوص پشتونخوا وطن کے عوام اور سیاسی کارکنوں میں سیاسی شعور اور بیداری پیدا کی اور ان میں اتحاد و اعتماد کا جذبہ مزید بڑھایا۔ اور ان شرائط کو مزید پختہ کیا، جو اس حساس لمحے میں ایک مستحکم، مضبوط اور اپنے عوام سے جڑی ہوئی سیاسی پارٹی کے وجود میں لانے کیلئے لازمی اور ضروری ہوتی ہے۔ لہٰذا بتاریخ 29 اور 30 مارچ 1989ء بمقام: کوئٹہ تاریخی تاسیسی کانگریس نے پشتونخوا ملی عوامی اتحاد کو ایک پارٹی میں تبدیل کر کے پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے قیام کا تاریخی اعلان کیا۔

پھر مارچ 1989ء سے جولائی 2002 تک پاکستان، افغانستان، خطہ اور دُنیا میں جو بھی سیاسی صورتحال رہی ہے اس میں پارٹی نے مملکت پاکستان میں بسنے والی قومیتوں کی برابری اور جمہوری حکمرانی پر مبنی وفاقی پارلیمانی جمہوری آئینی سیاسی نظام کی تشکیل، قومیتوں اور عوام کے سیاسی، معاشی و ثقافتی حقوق و اختیارات کے حصول، افغانستان کی ملی استقلال و ملی وحدت کی مدافع لوئی جرگہ کی نمائندہ ملی حکومت کی تشکیل کے ذریعے امن کے قیام، خطہ اور دُنیا کے اقوام و عوام کی قومی آزادی، جمہوریت، سماجی انصاف، امن اور ترقی کی حق میں پارٹی نے اپنی پر افتخار جدوجہد کی جو حکمت عملی و تدابیر اختیار کئے اور استعماری بالادستی، جبر و استحصال، آمریت، فرقہ واریت اور دہشت گردی کی اذیت ناک صورتحال سے اپنے عوام کو نجات دلانے کیلئے جو اقدامات اٹھائے

173

اور صرف حکمران طبقے کی بالادستی کو قائم و دائم رکھنے اور مملکت پاکستان کے مظلوم عوام اور پشتون، بلوچ و سندھی سرائیکی قومیتوں کے سیاسی معاشی اور سماجی غلامی کو دوام بخشنے کے سوا کچھ اور نہ تھا ان جابرانہ اقدامات کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرزمین پشتونخوا تا حال ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اسکے شمالی حصے کو غیر حقیقی طور پر صوبہ سرحد کا نام دیا گیا۔ جبکہ اس کے جنوبی حصے کے تاریخی وجود کا خاتمہ کر کے پشتونخوا اور بلوچستان کی سرزمینوں کو غیر فطری طور پر یکجا کر کے بلوچستان کا غیر حقیقی نام دیا گیا۔ اور مشرقی حصے میانوالی عیسیٰ خیل اور اٹک کو جبری طور پر پنجاب کا حصہ بنایا گیا۔ اس طرح پشتون وحدت کو پارہ پارہ اور سیاسی حاکمیت اور قومی تشخص کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ یوں پشتونخوا کے قدرتی وسائل کا بے دریغ لوٹ کھسوٹ جاری ہے۔ اس سرزمین کو قصداً پسماندہ رکھا گیا ہے اور یہاں پر ترقی کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں کے عوام کو اپنے وسائل پیداوار پر کوئی اختیار نہیں ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں عوام نہایت بدحالی غربت، جہالت اور مستقل بے روزگاری کے عالم میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

موجودہ استعماری اور ظالمانہ نظام کے خاتمے کے بغیر نہ صرف پشتونوں بلکہ بلوچوں، سرائیکیوں اور سندھیوں کی سیاسی، معاشی اور معاشرتی زندگی میں کوئی بہتری پیدا نہیں ہوسکتی۔ حکمرانوں نے اپنے اور اپنے سامراجی آقاؤں کے مفادات کی خاطر نہ صرف مملکت پاکستان اور اس کے مظلوم و محکوم عوام کو دبائے رکھا ہے۔ بلکہ ملک کی سرزمین کو عالمی استعماری و استحصالی قوتوں کی لوٹ کھسوٹ کی آماجگاہ بنایا اور پھر مقدس نعروں کے نقاب میں غیر منصفانہ جنگ کی آڑ میں افغانستان کی آزادی، ملی استقلال، ملی حاکمیت، اقتدارِ اعلیٰ، ملکی سلامتی و ملی وحدت اور افغانستان کے مملکت و دولت **(State)** کی ملی اداروں کے خاتمے کی غرض سے اس سرزمین کو افغانستان کے قومی جمہوری انقلاب کے خلاف عالمی دہشت گردی کے اڈے میں تبدیل کیا۔ اس تمام صورتحال نے پشتونون کو زندگی اور موت کے دوراہے پر لا کھڑا کیا۔ تاریخ اسے اس مقام پر لے آئی کہ وہ یا تو متحد ہو کر ساری صورتحال کو تبدیل کریں اور اپنے وجود کی بقا اور وحدت کی قیام کیلئے جدوجہد کریں یا

خان، کاکاصنوبر حسین مومند کاکاجی خوشحال خان، عبدالصمد خان اچکزئی شہید اور انکے بے شمار معلوم ونامعلوم ساتھیوں نے پشتون قوم کو متحد کرنے اور اس کی حاکمیت دوبارہ بحال کرنے اور انگریزوں کو ملک سے نکالنے میں بے شمار قربانیاں دیں۔ پشتون اور برصغیر کے اقوام وعوام کے بے انتہا قربانیوں کے نتیجے میں انگریز کے قدم ڈگمگائے اور بوریا بستر اٹھانے پر مجبور ہوا۔ انگریزوں نے جاتے وقت وہ پوزیشن بحال نہ کی جو انگریزی قبضے سے پہلے موجود تھی۔ بلکہ یہاں پر اقتدار قوم اور قوم کے حقیقی نمائندوں کی بجائے ان لوگوں کے حوالے کی جو انکے کاسہ لیس اور دلال تھے۔ اور سامراجی مفادات کے محافظ تھے۔ چنانچہ نئے حکمران طبقے خارجی طور پر سامراج کے ساتھ بدستور نتھی رہے اور اندرونی طور پر سامراجی مفادات بڑے بڑے جاگیرداروں، دلال سرمایہ داروں اور رجعتی قوتوں کے مفادات کے محافظ بن گئے اور انہوں نے جبر وستم اور بالادستی کی سامراجی پالیسی کو برقرار رکھا اور مملکت پاکستان میں بسنے والی قومیتوں کے مساویانہ حقوق تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اور جس کسی نے بھی اس جبر وتشدد کے خلاف اور محنت کش عوام کے حقوق کیلئے آواز اٹھائی اسے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

حکمران طبقوں نے وفاقی وحدتوں اور انکے عوام کو دبانے اور ان پر ظلم وستم روا رکھنے کیلئے مسلسل مختلف اقدامات کئے مثلاً آئین ساز اسمبلی کو توڑنا، دوسری آئین ساز اسمبلی کا سازشوں کے ذریعے قیام، ون یونٹ کا قیام، پیرٹی کے نام نہاد اصول کا نفاذ ۱۹۵۶ کا آئین ۱۹۵۸ کا ایوبی مارشل لاء ۱۹۶۲ء کا ایوبی آئین ۱۹۶۹ء کا یحییٰ خانی مارشل لاء ۱۹۷۰ کے عام انتخابات کے نتائج سے انکار اور بنگال پر فوجی چڑھائی ۱۹۷۳ کا آئین جو کہ بالادست طبقات کے مفاد میں تھا پر عمل درآمد نہ کرنا۔ ۱۹۷۷ء کا ضیائی مارشل لاء اور ۱۹۸۱ء کا پی سی او (P.C.O.) ۱۲، اگست ۱۹۸۳ء مارشل لاء کا آئینی فارمولا نام نہاد ریفرنڈم، مارچ ۱۹۸۵ء کے آر سی او (R.C.O) کے مارشل لاء آئین کے ذریعے مذکورہ ضیائی آئینی فارمولے کا عملی نفاذ اکتوبر ۱۹۸۵ء کے آٹھویں آئینی ترمیم کے ذریعے اس ضیائی آئین ۱۹۸۵ کی نام نہاد منظوری کے عمل اور اس طرح کے دیگر تمام اقدامات کا واضح مقصد صرف

175

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منشور

انگریزی استعمار کا بنیادی مقصد برصغیر کو محکوم بنانا اور اس کے ذرائع پیداوار پر قبضہ کرنا تھا۔ اپنے اس مذموم مقصد کے حصول کے لئے اس نے تشدد جنگ۔ لڑاؤ اور حکومت کرو۔ رشوت اور لالچ وغیرہ جیسے مختلف طریقے استعمال کئے۔ برصغیر کے محبّ وطن عوام اور اقوام نے انگریز استعمار کا سخت مقابلہ کیا مگر ان کا سامنا ایک ایسے دشمن سے تھا۔ جو جدید اسلحہ اور جدید فوج کا مالک تھا اور مکاری وعیاری میں لاثانی تھا۔ رفتہ رفتہ انگریز نے پورے ہندوستان کو اپنی نوآبادی میں تبدیلی کیا ایک طرف لوٹ کھسوٹ اور غارتگری کا بازار گرم رکھا۔ وطن فروش طبقوں اور فوج کے ذریعے اپنی حاکمیت برقرار رکھی اور دوسری طرف اسی فوج کو اقوام کو غلام بنانے کیلئے بھی استعمال کیا۔

انگریز استعمار کا اگلا نشانہ افغانستان پر قبضہ جمانا تھا اس مقصد کے تحت انہوں نے تین مرتبہ افغانستان پر چڑھائی کی لیکن بہادر افغان عوام نے ان کو ہر بار شرمناک شکستیں دیں اور اپنے وطن کی آزادی کو برقرار رکھا تاہم انگریزوں نے مختلف حیلوں اور بہانوں سے کام لے کر پشتونوں کی سرزمین کے مشرقی حصے پر قبضہ کرلیا اور اسے انگریزی عملداری میں شامل کیا۔

مستعمرہ پشتونخوا میں انتظامی حوالے سے پشتون قوم کی مزید تقسیم کی گئی۔ مقبوضہ پشتونخوا کے شمالی حصے کو شمال مغربی سرحدی صوبہ (N.W.F.P) جبکہ جنوبی حصے کو برٹش بلوچستان کے غلط اور غیر حقیقی ناموں سے موسوم کیا گیا۔ اس کے علاوہ آزاد پشتون علاقے اور ریاستوں کے پشتونوں کی حاکمیت پر مسلسل جارحیت جاری رکھی۔ اس طرح ایک سامراجی انتقامی جذبے کے تحت پشتون قوم کی شناخت اور تشخص کو ختم کرنے کی مسلسل کوششیں کیں جس کے خلاف پشتون قوم نے ہر مرحلے پر سامراج دشمن مزاحمت جاری رکھی۔ مولانا عبدالرحیم پوپلزئی، حاجی صاحب ترنگزئی، باچا

176

منشور

منظور کردہ

تاسیسی کانگرس

منعقدہ 29،30 مارچ 1989ء کوئٹہ

و

قومی کانگرس

29،30، 31 جولائی 2002ء کوئٹہ

پاکستان پشتونخوا ملی عوامی پارٹی



منشور و آئین

پشتونخوا ملّی عوامی پارٹی پاکستان